

وایں نور و نور
قل انما انا بشر مثلكم حی

تضمین معجز آئین

CHECK
1987

یعنی

موج کوثر

1987
CHECKED

در نعت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

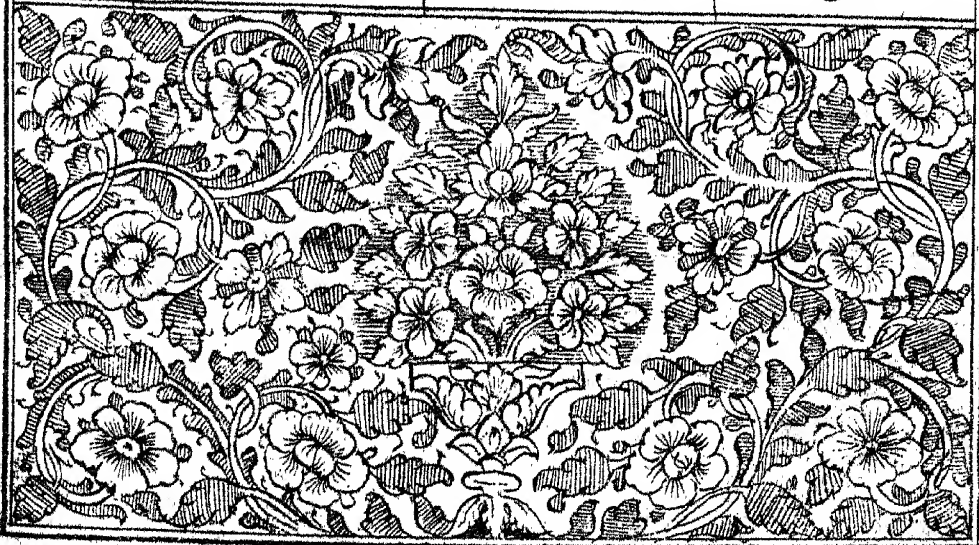
مصنف جرعہ کش جام عرفان توحید ست بادۃ الیقان تفریدنا صراط الاسلام مولوی
محمد شفیع صاحب ناصرا مپوری برقصیدہ حسان الہند مولانا مولوی احمد حسن
شوکت میر و مالک شحمہ ہند میرٹھہ سلمہ اللہ تعالیٰ حسبہ الارشاد و جابر ملت بافضل
اولنا مولوی محمد رحیم اللہ صاحب ہند میرٹھہ مطلع العلوم میرٹھہ

در مطبع شوکت المطالع شحمہ ہند بیاہام پرازان طبع شد
مقام میرٹھہ
مفتون کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامد اللہ تعالیٰ و ثانیاً و ثانیاً و ثانیاً و ثانیاً و ثانیاً

پست فطرت مولودیون کو مولوی غلام امام شہید کے مولود پر بہت کچھ ناز تھا۔ عجیب سی
 مین و جبر و جسطاری ہوتے تھے و حضرا ڈھرسینہ کو بیان ہوتی تھیں۔ اعجاز ہی اعجاز کہ ارا
 ہر کرامات کا غلغلہ مچتا تھا۔ حالانکہ اُس مین پر پست ہی پست ہے مگر خدا و احباب کے ایک
 خاص جلسہ میں برادر مکرّم و معظّم مجدد شعر از مین استادنا حضرت حسان الہند مولانا احمد حسن جانا
 شوکت اللہ القہار مالک شحّہ ہند میرٹھ ادا م اللہ شوارق فیوضہ باز غمّہ کے سامنے چن
 پست نگاہوں نے ایسا ہی تذکرہ کیا۔ اور دعویٰ سے کہا کہ اب شہید مرحوم کے رنگ مین کیسا
 کیا منہم ہی جو قلم اٹھا سکے۔ مولانا محتشم الیہ نے گھڑی سامنے رکھ کر قلم اٹھایا اور ایک گھنٹے کے
 عرصے میں چالیس شعریں زمین اور اسی بحر ہرج مٹھن مضاعف مین بے تکلف لکھ ڈالے۔ صرف
 اتنا فرق ہی کہ یہ قصیدہ خالص نعت اور توحید و سنت مین ڈوبا ہوا ہو اور شہید مرحوم کا کلام
 محض مولود پرستی مین جکڑا ہوا ہو۔ پس بندہ مستہام ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر پوری کو
 جو مولانا شوکت کے آفتاب فیضان کا ایک ذرہ ہی خیال آیا کہ اس قصیدہ کو خمسہ
 بناؤں۔ دفعۃً فیضان الہی اور برکت اتباع سنت و توحید جوش زن ہوئی۔ ارا مین بل گیا

اللہ اللہ میں خود حیران ہوں کہ فیضانِ لہم نیل نے میرے خزانہ دماغ کے گوشے
 گوشے میں یہ نعمت بطور ولایت رکھی تھی یہ شوقِ دلِ جذباتِ رات اور تیرا سنگ
 چہنہ طاعت میں ہر ہر سجدہ قصاں چاہئے، اگرچہ میدانِ نعت بہت وسیع ہو عصا
 چوبِ خشکِ قلم سے جس کا طوطی ہونا محال ہو۔ بشر کی زبان اور خیر البشر کی نعت کا پورا
 بیان کیا محال ہو مگر پیکارِ جہانِ شکوت ہوتی ہو کہ پڑتا ہو اور جذبِ کامل ہو تو کا کشتا
 کو اپنا زینہ بناتا ہو۔ لہذا الجون عنایتِ الہی و سیرتِ اتباعِ سنت و سلوکِ قہرمانِ توحید
 و عوی کے ساتھ علی رؤس الأذن والاشہاد کہا جاتا ہو کہ بس اس سے آگے
 خدا کا نام نہو جس کا تاج بقیام ہو والسلام علی من اتبع الهدی والصلوة علی محمد ^{المصطفیٰ}
 و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔ چونکہ اس خمسہ میں دریاے فیضانِ الہی جو شہنشاہِ ہوا ہے
 لہذا موج کو شتر نام رکھا گیا جو ساقی کو شترِ صلح کی نعت سے مناسبت تاہم رکھتا ہو۔





اساقیا جانِ من ہر نہت افرا پھر من گفت رہا پھر نشترن پھر فکر ہر دوش سخن
 پھر نخل بختہ بین وطن پھر سبزہ صحرائی پھیں پھر گل کسمکہ کا چلن پھر دانتِ حنین
 پھر گل سے بابل کی لگن پھر گلشنِ ہر ختن پھر نورِ ہر پر تو فلک پھر متحدہ ر و علن
 بدلا ہر پھر دوزخِ من عالم ہوا رشکِ چین نورِ سحر پر خندہ زن ہر گل کا چاک پیرن
 بین بنیادِ اب و بختن نور سدا بابِ محن سجدہ میں ہر ہر ماؤ من وقف سپاسِ دلہن
 گارا جنت ہر چین بین عندی بینِ نغمہ زن گلشنِ بنا ایک ایک بنے گلستانِ دوزخِ سن شاہدین سخن
 ہیں طوطیانِ شکر شکر ہر نخل ہر منصورِ ہر سرو آنا لاخیر زن مقابلِ بابل شکر کن
 وقفِ لطافتِ روح و تن صرفِ لطافتِ ماؤ من دیکھے جو ببل کی شکنِ ناز و رمیز
 کوسِ نظر سے تیرن ہر گل نے بدلی ہر پھل بن گل ہر چین بینِ ضد و فلک یا کوئی شمع اند لگن
 ہر سرِ قمری کا وطنِ جنت ہوا ناراؤن وان بلبلین بینِ نغمہ زن جس جاپتھر ناز و عن

ہر چشم تیار چمن ہر جان گنبد چمن ہر دل کو آزار چمن سب عاشق زار چمن
 جاری ہیں انہا چمن خندان ہیں از بار چمن نازان ہیں انجا چمن خشان ہیں انوار چمن
 عالم طلبگار چمن نور خدا نا چمن ہے رشک گل خار چمن ہر خار فخر چمن
 ہے گرم بازار چمن حبت خریدار چمن نکبت ہوا دار چمن زینت پرستار چمن
 باد صبا یا چمن رونق پہ ہر کار چمن سے ابر و ستار چمن چون گل بفرق ما و من
 ہوا چ پر نیک خستری گلشن خزان ہے ہر گل میں ہے صنعت گری یونہی خدای
 یا شور سحر سامی ہر نعل محو خود سری سنبل کا رنگ انھری یا سبز ہو کوئی پری
 وہ شورش کبک مہی وہ ماہ کی خلو گستری قمری کی وہ نام آوری طوطی کی وہ شکستری
 شمشاد کو بالاتری ہر سر کو بھی سروری فیضان لبر آوری وقف گلستان پردی
 نقاش قدرت نے بھری ہر گل میں کی بی لبری بازی گری گہدو ذری تہ کر کھونچ کہن
 شب جلوہ ریز طور ہے ظلمات غم مستور ہو دل ہر اک مہجور ہو ساقی بھی خود مخمور ہے
 ہر زخم دل انگور ہی ہر سبزہ زلف عور ہے فوج طرب منصور ہے ہر سمت شور و نور ہے
 خاک زمین بلور ہے معجز چمن کا نور ہے دنیا کن ہر کو ہے زندون میں یہ مشہور ہے
 جام طرب بھر لو ہے رنج و الم کا نور ہے ہر دل خوشی سے چور و غم کا شیشہ پور ہے
 پیر و جوان مسرور ہو دل جلوہ گاہ طور ہر پر لپٹ ترائی دور ہو بیان حک ہر حرف لہ و لہ

ہے دختِ رز کی آرزو ہے بزم سے کی جستجو ہے ویران جامِ بوی صوفی ہر دست جاہلو
ہے جوشِ نینِ لائقِ طواچر چاہی ہے کو کو نکلا ہے وہ پاکیزہ خوبسلی کہ زلف مشکبو
ہے جلوہ حق موبو آبِ بقا خلق کو اسے زہد کوشِ ترش و باہر نکلمہ دیکھ تو

ہین لالہ گل دو بد و ہین بادۂ وئل روبرو پھیل ہے سبزہ ہو سو سامانِ عشرت کو کو
زاہد سے گل کی گفتگو منظور اگر ہو آبرو کر حوض کوثر میں مضبوطی ساغرِ غفلت شکن
اس گلخدا شروخ و سنگ و غارت ناموس و نگار و رونق رود و مخمک و آفتِ شیخ و رنگ

اس آتشِ حُر و نگار و دلبر سے ریہ رنگ و آب ترسایان گنگا بر و کانِ غمزدہ رنگ
قنہ کا طرز آفت کا دہنگ و ساقی آغوشِ تنگ کرتا ہے کیونکہ تنگ کرتا ہے کیونکہ تنگ

ہو عارضِ گل پر پیہ رنگ اہ ہو جسکو دیکھ دنگ ہر سرینِ فرحت کی ترنگ ہر دلیں عشرت کی رنگ
دل سے مناکھفت کا رنگ ہو عیش کا ہرمت ڈھنگ سے خنام و تاروم و رنگ و عین سے خنات

بجز امواجِ باغبان باد بہاری ہے زبانِ گل کی عمارتِ ہر و انِ ماحسن کا کاروان
وہ جانِ جانِ انس و جانِ وہ آبِ رنگ قدسیان ہوا ز سوزِ دہن کشان چلتا ہے وہ سفر و ان

یا رحمتِ حق ہے وہ غارِ ر و بختان آوازہ حسن نہان آیا ہو سو بوستان
آنکھوں میں بھولی زعفران ہرزل ہو جنت کا مکان بھر کا ہو گلستان ہے اگر گلشنِ پریشان

یا آتشِ گل کا دھوان ہرزل رنگِ آسمانِ جدا نشا شادی کھان اُل ہو اسخِ سخن

آثارِ رحمت ہیں عیان دیوار و در سے بیگانِ ضحواں سے کہہ دئے یا کہ بندِ ابوابِ جہان
 گلزار ہے غلہ حیان اہو گیا سترِ زمان سے وہ زمینِ شہرِ اذان ہیں برہمن تبسجِ حوان
 ہو سبزہ زار اور طائران ہیں نو بہار اور عاشقان ہو شاخِ سرور اور قمران سے فصلِ گل و بدلیان
 ہے لالہ زار اور گلستان ہو مرغزار اور آہوان جسیا پہ تھی میگہ ان ان سبزہ ہو ہر سو جان
 جسیا پہ تھا نگِ خزان ان ہی ہمارا جادوان جو خلد کا ڈھونڈھو نشان دیکھو اگر چین
 ہر زخمِ دل ہو مندِ دل روشن ہوئے آبِ گل ہو ماہِ جن سے منفعِ خورشید تابان ہو خجل
 ہے ابرِ رحمت پرندِ ارور پائے توبہ کا منزل ہو درین صہبائے محل ہو کون بندوں کا محل
 پیتے ہیں لالہ اس میں لالہ کیون ہو ساقیِ مقلستانِ عرفان کا مضل باگینہ کا محل
 ہو عیش کا ہر سر پہ طشتِ نشے سے پر ہو جانِ دل کلفت کی چہائی پر ہو سلِ سخن و المیٰ محل
 ایک ایک کم متصل ایک ایک کم منفصل ہو متحد و غش و غل گم ہو دنی گایاں حلین
 توحید کے نقشے جے تفرید کے قلم چڑھے تقلید کے پرزے اڑے تنقید کے سکے جے
 تنقید کے عقدے کہلے تجید کے دریا بہہ شخصی مقلد جو کہ تھے عینی موحد بن گئے
 تشخیص میں ختم پٹے تدقیق کے پودے بڑھے تحقیق کو شمر ہو گلیچین کیون نام نہر
 سنت کے ہر سو گل کھلے بدعت کے ہر سو دل ہر خودت میں ہر شرک کے خود متعین ہر نام نہر
 دیکھو و دیکھو پھر بندھتے ملائک کے پرے ہیں کج باغِ جان ہر گلیچین سے مرے وزن

جو کہ عیش کا ہر سر پہ طشتِ نشے سے پر ہو جانِ دل کلفت کی چہائی پر ہو سلِ سخن و المیٰ محل

سبز داو کا ہوا جا بجا ہے چنچہ سرستہ و اسے حنڈا صل علی نور جمال کبریا
 پردہ دوئی کا جو کہ تھاپے مجا با اچھ گیا خلوت بنی جلوت سرا و حوت بنی کثرت
 برگ شجر سے بر ملا آئی نظر شانِ خلد ہر مزع گلشن کی صدا طہ و یسین و الضحیٰ
 آیا تصور میں مزا صوفی کو یان تصدیق کا علم حصولی جو کہ تھا علم حضوری نگیا
 ہوتی نہیں یہاں بر ملا صورت ہوئی سو جدا جائے خلا ہر یان ملا ہر یان ایک جسم جان و
 گلشن سے ہر غم کا ذہول گلچین کے دامن میں پیل خیشک اہل طول سر پر انا غم کی
 قابل میں ہر رنگ قبول شامل میں آہنگ شمول بے لار رنگ فضل سنبل میں ہے ہجر
 ہر دل سے ہر کلفت جہول مٹھی ہو پیل پھول سے ہر انکا غم فضل جانی ہر حمت
 ہوا ایک اصل و حصول ہوا ایک اصل و وصول ان ایک ہے حال و حلول ہوا ایک بعد عرض طول
 یان ایک ہر فرع و اصول ہوا ایک تنزل و نزول ہوا ایک سیل و رسول فی انا ہر جا میں
 ساتی رہے مستور سے تنخا یہ مشہور و شہور اب انکورد صہیا کجام طور سے
 جو جسم و جانین نور سے وہ نور چشم کورد سنگ سر غرور و کورد خودی جو دور سے
 ہم سے سو ہیں مجھ کو دھشت کا دین جنور کو داہل جنور سے وہ نرگس جنور سے
 ساتی جو منصور و مینا کے بھر پور سے وہ حشر تن کی صورت و چشم حور سے
 وہ ساغر بلور سے ماہ شب پرچور سے وہ کاسنہ کا نور و جس سے بجھے دلکی جلن

بجھنے لگے فرحت دہن کو غم چون چنل خف ملتے ہیں جا صد گوہر سے ازلان سے چن
 او نور انظار سلف او مہر انوار خلف حک تجست حرفت با عرف موفق کا دل بیت الشرف
 سنکر کا سینہ ہو دہن ہو غم کے طوار و بخولف مشرک کو پیر یا سب ہر سبک لب پیریاں
 آئی گھٹا چارو نظریں باندھی بندوں نے بھی صف آسانی ساعہ کھن کر دو مستور شگفت
 ہو در و در نج و غم تلف مصو سینہ و دل کا کلف و لکی بڑھا دو اور تلف لا باؤہ آتش فگن
 گلشن ہے پھر حیرت فضا بلبیل ہے پھر وحدت سرا ہر دہی طوبی نامہ کوہ ہر موسیٰ با
 ہر سر من نور انما ہر ذیلین جویش ہل اتی ہے از شریا تا شرے نور یقین جلوہ نما
 ہر دھج تہ شیر و امعدوم ساز اعنا ہر نعمت فخر زل اداسہ بدین تازہ لوری
 ہر رنگ بہت مصطفیٰ آہنگ دھج مجتبیٰ اسنت کا دروازہ کھلا دیر و حرم کا در ہے وا
 یہاں سوجہ زمار کا توحید سے رشتہ ملا یک جان دو قالب بنگیا ہر شیخ سے ہر برہمن
 جو بن یہ ہر حسن جہاں گلشن یہ پیر و گلشن سالن ہر چمن چنت نشان ہر دمن با قوت کان
 ہر ہر سمن کلفت نشان ہر زور پر شوق نہاں لیتا ہر دلیں چکیاں ہیں باز ابواب جہاں
 ہیں بادہ پیش پیر جو ان خمیا زہ کش تیر و کان ہر کھن اور لامکان ہے ہر زمین آسمان
 آیا شہ یوحی مکان ہر صیت می علی الامان جسپر کرین ہو جہاں اپنے پرو نکا سا بان
 حاضر ہوں غلمان جہاں جہت بستہ ہوں سب عرشیاں و حین بھی آئیں بگیاں کہ چاکر ان کفن

نور ہدیٰ سنت ہوئی اوجِ عِلّٰسنت ہوئی موجِ صفا سنت ہوئی فوجِ خدا سنت ہوئی
 آبِ بقا سنت ہوئی حق کی لقاسنت ہوئی مہر کو طلا سنت ہوئی سخت آزمائش سنت ہوئی
 بدعت کی جاسنت ہوئی توحیدِ زاسنت ہوئی عرفانِ ناسنت ہوئی ایمانِ اسنت ہوئی
 دلکی ضیا سنت ہوئی ظلمتِ باسنت ہوئی عرشِ عِلا سنت ہوئی چرخِ ارتقا سنت ہوئی
 مہرِ اجتا سنت ہوئی ہالِ ہاسنت ہوئی واسطہ کیا سنت ہوئی کیونِ شہنشاہِ اہل سنن
 بسل کے دیکھو چہرہ صمد صمد کے دیکھو مقہمہ سنت کے نقارے بچہ وحدت کے دروازہ کھلے
 بدعات کے محضر پہ آفات کے لشکر ہے انعام حق گھر گھر بٹ مومن بڑے کافر گھٹے
 بتا کے بت کے سر کے عشرت کے ہر سو جگہ غم کے مٹے سب کھٹکے زندانِ خدا میں نے
 پھل ملگے تسبیح کے ہر سچہ کے دانے اگلے ارمانِ موحّد کے ملے سامانِ مقلد کے مٹے
 ایمان کے جو ہر کھلے عرفان کے درواہ اسلام کو جھنڈا گریز واپس ہے ہین منہ داؤن فتن
 فصلِ بہاری ہر عروس کا دوس سے تاجِ خروشِ حُسن ہو گل کی پاؤں تابان ہین عرفانِ کوش
 بچہ لگے سنت کے کوس تو حیدرے دل میں کُوس اہکے ہی دلین مونس معدوم ہر عروس
 موہوم ہر سچ فوس ہین آتشِ غم میں مجوس غافلہ تار دم وروس ہاشور تاخا زرم وروس
 جھکتے ہین سجدین دُوس دیکھو شدہ کل کا جلوس ہر جُعل ہم طبعِ سوس صلتے ہین عت پر فوس
 قطعِ حینِ نکلین بوس لابل بدل فوس لالہ بنا ہر سندوس کیون یاس میں ہو یاسمن

تاریخِ خدائے معلوم
 کو نامِ جو خدائی
 درجہِ بیجا اور
 حق کو مکارو
 جو کہ جو بنیادِ حق
 سچ
 سوس اور
 کہ پوری سادہ
 رنگ کا اور
 کاروانِ فتنہ کا
 استندائیں
 کہ ہم جو بنی
 کہ ہم جو بنی

ہے دہوم شیع و شاب میں او گنبد و لاب میں شام و عرب انقلاب میں اعجاز میں اعراب میں
 میں رنج و غم کو اب میں عکس میں ہے آب میں یا ہر ضیا مہتاب میں رحمت ہر پہچ و تاب میں
 کلفت ہر سد باب میں چوٹیں زلیخا خواب میں پیسٹ گرسے محراب میں شکرانہ آداب میں
 ہے معرفت سلاب میں کیوں شک ہوئے کے باب میں کوثر طے ہر آب میں باقی کہاں شربت
 بت گر پڑے میزاب میں لرزہ ہر ہر مزاب میں ہر ہر اک ہر آب میں خاموش ہر تن تن
 گلزار ہر کاشانہ ہر ہر زم عشرت خانہ ہر ہر شمع اک پروانہ ہے کیا جلوہ جانا ہے
 دل جس کا اک بیانیہ ہر جان جس کا اک نذرانہ ہر شیع و مع دیوانہ ہر دیوانہ ہر فرزانہ ہے
 ہر محنت ندانہ ہر بیان ٹکٹن پانیہ ہر آباد ہر ویرانہ ہر زہد اندون بیگانہ ہے
 تسبیح کا جو دانہ ہے کیف دل میخانہ ہے فصل چین افسانہ ہر شیع قلم و روانہ ہے
 گل جو ہر نماستانہ ہر بلبل بھی بنیا بانہ ہے باد بہاری شانہ ہر منبل ہر جد پر شکن
 آیا ہر وہ قدسی نہاد چیر و حق کا اعتماد جسکی صفت ہر لون صاحب سے ہر دین کا استناد
 محکم ہو سکوات العاد لزان ہر قصہ کتب و ہنگامہ ہر ووداد ہے جلوہ آراے مراد
 مسدود ہر راہ فساد و مفقود ہے کفر و عناد جو ہر ہر عدل و داد مردود ہر ہر تداد
 صلصل سے ہر شمشاد شاد ہر گل سے ہر آباد ہر ہر قصہ غم پر و قنادا نہین جگے سے یاد
 ہر ہر شور و اتقیاد ہر دل کو دین سے اتحاد گردنہ ہر قدسی نرادر محو رخ ہر الحسن

ہر گلستان نگین لباس ہر عنقہ صرف لاسان نگ حیا کا سبکوپا پس ہر چہ و زگل کی با
 محکم کوکا ہوا سانس گلشن ہر گردن و مائیں ترین بنار و مینہ طاس دل سے سوا ندوہ و یاس
 لرزان ہر روح بوفراس خود دست آذرین ہر فاس ہر شے ہر گرم سپاس سہاقتی کوثر کی آس
 ایوا ہر ہر ہر التماس ہوتا ہوا کیون با حق شناس ہے امر رب راز قیاس مت کر تو منع دور کا س
 عرفان آگاہی آس پاس نریغ و شمر ہر ہے ہر اس فانی ز دست جو داس ہے سوا آذر مارون
 آیا ہوا سلطان امم ہر خوش ن سحر کرم ہے گردن افلاک خم سپہ لہو گلزار و تدم
 ثابت ہوا ملک کا عدم گلشن ہر با صحن ارم اضداد ہیں آپس میں صنم ملتے ہیں جذور مد بہم
 جاتا رہا شرکت کا غم ہیں متحد و ہر و صرم ہر الصمد جائے صنم ہوگا سرقارون و ذرم
 ہر خاک اگستی ہر دم ہر گل گل ہر جام جم کیون مین مینی کا ہر غم ہر زور پر رحمت کا یہم
 دی جام ساتی و مدبم کرد و ز فکر بیش و کم اک کو عصیان کا الم ہر لطف حق پر تو فغن
 آیا وہ ہمیشہ و عدیلہ سایہ رب جلیل وہ رحمت حق کی دلیل آمینہ حسن جمیل
 رنگ گلستان خلیل امت کی بخشش کا قلیل حکا بنا بقال قیل و فی الدنی سا خام خبر خلیل
 آیا وہ کوثر کی سبیل جس سچے سر گرم رحیل ہر بدعت و شرک نیل ہر جس کے ہر بندہ دلیل
 غارت کن اصواب فیل ہر دیکھ شرکین نیل اسلام کا نزل عمل قناع من فتنہ قلیل
 دار و دیور ہر علیل عرفان حق کا رو فیض احدا کا سبیل از شرق تا غرب و کن

ہر فاس و فاس
 ہر فاس و فاس
 ہر فاس و فاس
 ہر فاس و فاس

رشک جنان گلزار ہو خوش عند لب ارہی کھوے ہوئے نقارہی حسرت کی دلیل خار ہے
 زاہد پہ زہد اک بارہی تھامے پہو دستارہی تو حید دریا بارہے مومن کا بیڑا پارہے
 خود شیخ کو بت سکا ہر می جام سی سیرا ہر بن نقین اقرارہی دفن زمین انکارہے
 ہر سوطرب گلکارہی ہر پنج و غم فی النارہے عیش و طرب طیارہی دُور آزارہے
 واعیش کا بازارہے صحن چمن تاتارہی سر سبز ہر کھسارہے نکھر اچمن بھولا ہر بن
 صحن چمن گملون ہو آسن سمن افزون ہو اکس گل پگل مخبون ہو اوج جامی سی بیرون ہو
 بونعت بین مضمون ہو حاسد پہ اک افسون ہو اہر شعروہ منون ہو اجسیر خدا ہر دن ہو
 ہر اہل دل مفتون ہو اہر میکدہ پر خون ہو اہر شکرہ مدفون ہو اعشیرت سے پر گردون ہو
 جو قطرہ تھا جیون ہو اوجو ذرہ تھا سیمون ہو اسیر ابل محزون ہو اشد ارباب الامون ہو
 فضل حق ہیچون ہو اللطف خدا مقرون ہو اکل کن مکان ممنون ہو آیا حبیب ذوالمنن
 وہ نعت اب مرقوم ہو ہر سمت جسکی دہوم ہو وہ دہ سخن منظوم ہو حسین گہر مکتوم ہو
 عرفان حق مفہوم ہو تحسین کا غلزاروم ہو ہر پست فطرت شوم ہو ہر مدعی مسموم ہو
 ایک ایک حاسد بوم ہو دورا و نکاسب مرقوم ہو جان عدو مغوم ہو اس فیض سے محروم ہو
 دشمن کا نمن موم ہو ایک ایک شک محدود ہو فیض ابد مقوم ہو طرز سخن معلوم ہو
 ہر سنگ ل چون موم ہو ہر سنگ ہر اک مجزوم ہو ہر تہ سے وہ موم ہوٹ جائیں سب اہل سخن

وہ جو متی امی نسیم و حسین جنت کی نسیم بن بند ابواب جحیم بن گندایاب جحیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پھرتا ہو خوش خوش ہر شیم نازان شینا پر شیم دل ہو حرم عرفان جحیم
 آتا ہے بانا زو نعیم وہ حوض کوثر کا نسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحرِ زو خا کریم
 وہ گلشنِ حسن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ مخزنِ رازِ کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم علاج جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکلیا پنج و توب حاضر ملک ہوں باادب ستوج گویاں بکے ب
 ہو مدحت طرطرب جس سے ہے ظلمتِ محبت جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہو منتخب
 ہے مدحتِ قدسی کہ بایانِ عبا عرفانِ قصب و جبکا عصیانِ کلمن یا رستخیز کا غضب
 ہو مدحتِ امی لقب ہو مدحتِ عالی نسب ہو مدحتِ والا حسب ہے مدحتِ ایمان سبب
 ہے مدحتِ ایقان طلب ہو مدحتِ انعام رب ہو مدحتِ شاہِ عرب مہرِ عجم ماہِ مین
 اب مہرِ سنہ تو دینی نام ہیں ندیکے تشنہ کام دی ساقیا میو بھر کر جام جس سے مسطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تمام وہ ہند سے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو بخش مجید عوام
 وہ جو کہ جو روزِ قیام کو ترسے دی خیر الانام وہ سکنہ پیونکا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ دافع شرکِ ظلام قرب سکاد و گراؤن عا یہ جسمِ تسلیمی نظام ہے بعد ہو قیام مدام
 قوسین ہو حکم تمام ہو جسکی کن مین ہو دمِ صام خود جسے حق پھر سلام وین خدا جاکا چلن

کہ جو متی امی نسیم و حسین جنت کی نسیم بن بند ابواب جحیم بن گندایاب جحیم
 حرف غلط ہو خوف و بیم پھرتا ہو خوش خوش ہر شیم نازان شینا پر شیم دل ہو حرم عرفان جحیم
 آتا ہے بانا زو نعیم وہ حوض کوثر کا نسیم وہ صاحب خلق عظیم وہ بحرِ زو خا کریم
 وہ گلشنِ حسن قدیم وہ غیرت و یریتیم وہ مخزنِ رازِ کلیم وہ رحم مخصوص رحیم
 وہ لوح وحدت کا فہیم کہ کو کیا جسے دو نیم جسکی صفت ہو حاویم علاج جسکا ہر دہن
 ہو مدحت محبوب ب سب مشکلیا پنج و توب حاضر ملک ہوں باادب ستوج گویاں بکے ب
 ہو مدحت طرطرب جس سے ہے ظلمتِ محبت جو ہوازل سے منتخب جو نور سے ہو منتخب
 ہے مدحتِ قدسی کہ بایانِ عبا عرفانِ قصب و جبکا عصیانِ کلمن یا رستخیز کا غضب
 ہو مدحتِ امی لقب ہو مدحتِ عالی نسب ہو مدحتِ والا حسب ہے مدحتِ ایمان سبب
 ہے مدحتِ ایقان طلب ہو مدحتِ انعام رب ہو مدحتِ شاہِ عرب مہرِ عجم ماہِ مین
 اب مہرِ سنہ تو دینی نام ہیں ندیکے تشنہ کام دی ساقیا میو بھر کر جام جس سے مسطر ہو شام
 دی آفتاب و رماہ تمام وہ ہند سے جو ہو حرام حسین ہو قاضی کو کلام جسکو بخش مجید عوام
 وہ جو کہ جو روزِ قیام کو ترسے دی خیر الانام وہ سکنہ پیونکا امام وہ شافع ہر خاص عام
 وہ دافع شرکِ ظلام قرب سکاد و گراؤن عا یہ جسمِ تسلیمی نظام ہے بعد ہو قیام مدام
 قوسین ہو حکم تمام ہو جسکی کن مین ہو دمِ صام خود جسے حق پھر سلام وین خدا جاکا چلن

آیا وہ عجزِ آفرین وہ منظرِ اسلام دین کو نین کا مسند نشین دارین کا مہر بین
 وہ صفہ عرش برین وہ قبۃ کانہ یقین امید ہر اند و گہین وہ غم رہائے ہر غمین
 وہ راحتِ جان حزمین مصباح نورِ حرمین نگ بہارِ باغِ عین قشام شیر و انگبین
 آیا ہو وہ ماہِ زمین آیا ہو وہ شاہِ گزین جو ہر ناسے ماوِ طین ختم رسالت کا نگین
 وہ شرع کا حصن حصین اسلام کا برجِ متین وہ گوہرِ درجِ شین دین خدا کا موتمن
 تھا چرخِ زن چرخِ برین پر تو فگن ماہِ مبین پیرِ راستہِ خلد برین راستہِ الٰہک حسین
 غلمانِ تھو سب فرشتے میں شہ کے قدم بین تاکہ بین تابون قد شاہِ دین خاک پر کھینچین
 حاصل ہوتا نورِ یقین روشن زمان تھا تا زین شادان کہ بین تھا تا مہین ہو کر اوبہ ہمقرین
 جب آئے جبریل امین از حکمِ رب العالمین با جد شکوہ زریب زین بولہ ختمِ المرسلین
 حاضر ہو یہ پروارِ عین لوین پیچھا لالہ زین ہو جیسے خاتمِ مین نگین بھر وہ بلاقِ برقِ فن
 یک نظر ہو کر چلا ہمایہ صرصر چلا فرقہ نطافہ فر چلا خوشتر سے بھی خوشتر چلا
 وہ نور کا پیکر چلا وہ حسن کا زیور چلا رفعت کا وہ محضر چلا دل لیکے یاد لبر چلا
 وہ پشت گردون پر چلا رشتہ یہ یا گوہر چلا اعجازِ معجز کر چلا یا مہرِ حزن کو شہر چلا
 جب شاہ کو لیکر چلا با جملہ کرو فر چلا چون مہر از خا و ر چلا چون گنبدِ بے در چلا
 چون قلزمِ اختر چلا مثل مہ نور چلا چون سگہ دا و ر چلا وہ دشتِ انصی کا ہرن

۲
 اور جو کچھ چھپا ہے
 اس میں بھی کچھ ہے
 اس میں بھی کچھ ہے
 اس میں بھی کچھ ہے

جاتا تھا چون سر میاں چلتا تھا چون نور عیان بندہ چون صبح تان زندہ چون بقیہ
 نازندہ مثل لبران حاضر نظر آیا جہان گویا کائنات تھا وہاں چون گردش چرخ و زمان
 چون دور امکان جہان بے شش جہت تھا وہ جہان گذار خدا سمان مثل دعا و عارفان
 تھوڑا سی چپ عرشیاں اور پیش و پس تھے فرشتیاں اور تھوڑے جلوس خاصگان تھے اس طرف سے
 اور اس طرف عیسے دوان پھر آتے اور لامکان ہاں ہم امکان تھا کہاں سخن طرف عن
 شاہاں سا کیا نعت ہو صل علی کیا مدح ہو ای خدا کیا ننگ ہو ای واہ وا
 کیا ڈھنگ ہو ای مر جانو فکر قدرت آشنا محو تماشا بنگیا ہر شعر پر دل ہو نہ
 ہر بندہ ہو تو حیدر ہر سطر ہو دل کی ضیا یا جو جزن آب بقا اے ناصر مجزنا
 ہو فیض نعت مصطفیٰ خامہ سے جو دریا بہا ایک شہر بے بہا کان جو ہر بنگیا
 روح شہید ہے نواب ولی محمدین بر ملا وہ نظم شوکت لکھا تازان ہے جیسے خود بخون



تنبیہ

موج کوثر کا حق تصنیف جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب ہتھم مدرسہ طبع العلوم

میرٹھ کے نام سہ کر دیا گیا ہے کوئی صاحب بون اجازت مولانا ممدوح قصہ طبع

نہ فرمائیں اور قالونی دار و گیر سے بچیں۔

ناصر الاسلام محمد شفیع۔ ناصر

اجناس شحہ ہند میرٹھ

ایشیائی نظم و نثر کا استاد۔ دیسی الشاپر دازی کار فامر۔ ملکی اور اخلاق

محاملات کا جہرل۔ فصیح و بلیغ مضمون نگاری کا دریا۔ توحید و سنت کا شالچ

کرنے والا شرک و بدعت کا مٹا نیوالا قیمت عام ہر سالانہ معہ محصولہ اک۔

احمد شکرٹ اڈیٹر و مالک شحہ ہند میرٹھ